ہفتہ وار سنتوں بھرے اجتماع میں ہونے والا

# سنتوں بھرا بیان

08-December-2016

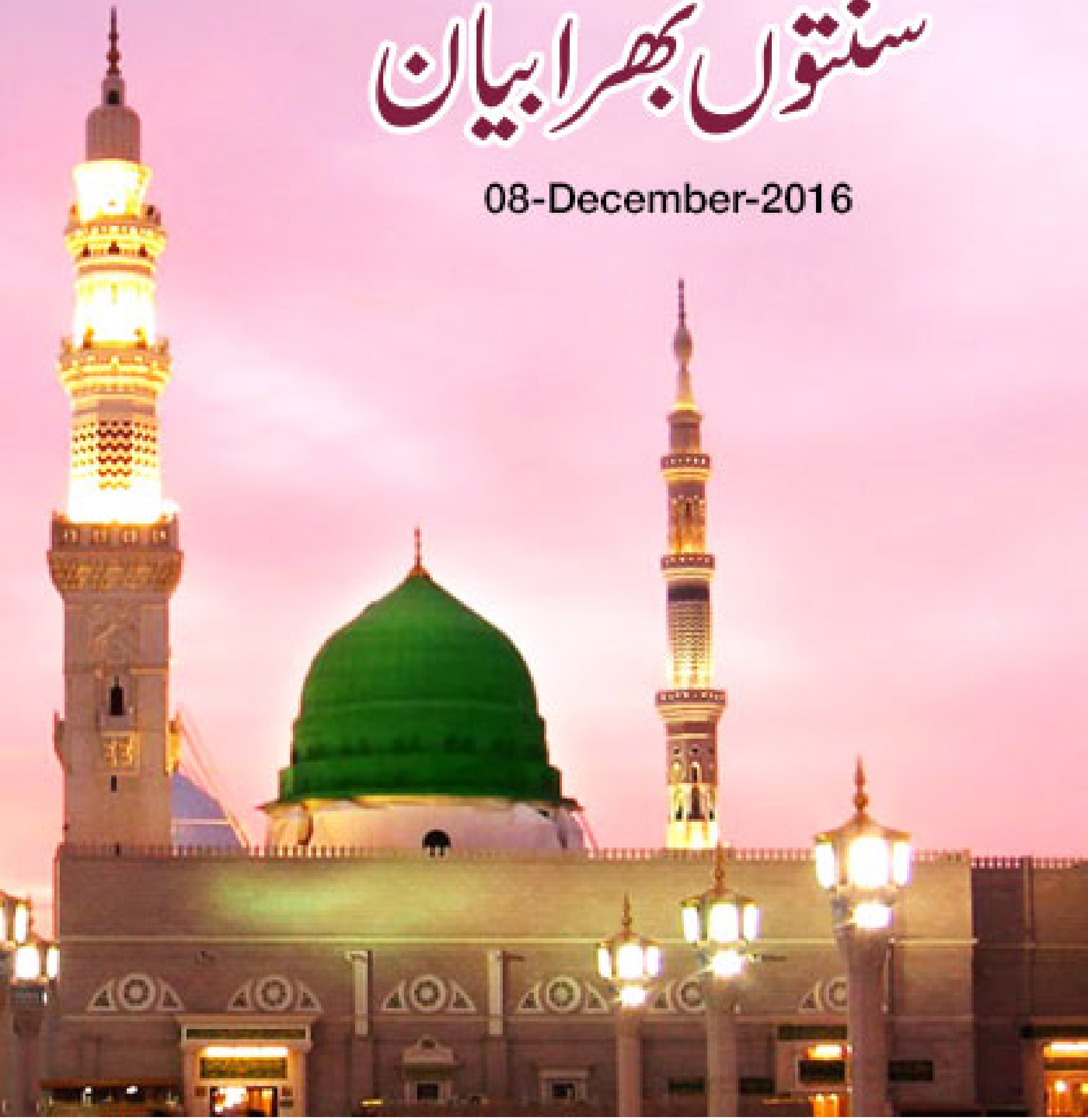

## تعظیمِ مصطفیٰ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے واقعات

(Urdu)

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْم ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم ط

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْكَ یَا رَسُوْلَ اللہ وَعَلٰی اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ یَا حَبِیْبَ اللہ

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْكَ یَا نَبِیَّ اللہ وَعَلٰی اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ یَا نُوْرَ اللہ

نَوَیْتُ سُنَّتَ الاعْتِکَاف (ترجَمہ: میں نے سنّتِ اعتکاف کی نیّت کی)

جب بھی مسجد میں داخِل ہوں، یاد آنے پر نفلی اِعْتکاف کی نِیّت فرمالیا کریں، جب تک مسجد میں رہیں گے، نفلی اِعْتکاف کا ثواب حاصِل ہوتا رہے گا اور ضِمناً مسجد میں کھانا، پینا بھی جائز ہو جائے گا۔

## نامِ مُصْطَفٰے کی تعظیم کا انعام

دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃُ المدینہ کی مطبوعہ 510 صفحات پر مشتمل کتاب "اللہ والوں کی باتیں" جلد 4 کے صفحہ 61 پر ہے: حضرت سَیِّدُنا وہب بن مُنَبِّہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں کہ بنی اسرائیل میں (مَشْطَح نامی) ایک آدمی تھا جو 200 سال تک اللہ عَزَّوَجَلَّ کی نافرمانی کرتا رہا۔ جب وہ مر گیا تو لوگوں نے اُسے ٹانگوں سے گھسیٹ کر گندگی کے ڈھیر پہ پھینک دِیا، اللہ عَزَّوَجَلَّ نے حضرت موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام کی طرف وحی فرمائی کہ جا کر اُس کی نمازِ جنازہ اَدا کریں، آپ عَلَیْہِ السَّلَام نے عرض کی: یا اللہ عَزَّوَجَلَّ! بنی اسرائیل کہتے ہیں کہ وہ 200 سال تک تیری نافرمانی کرتا رہا ہے، اللہ عَزَّ وَجَلَّ نے ارشاد فرمایا: وہ ایسا ہی تھا مگر وہ جب بھی تورات کھولتا اور نامِ محمد (صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) کو دیکھتا تو اُسے چُوم کر آنکھوں سے لگاتا اور اُن پر دُرود پڑھتا تھا، پس میں نے اُس کا یہ عمل قبول کر کے اُس کے گُناہ مُعاف کر دیئے ہیں اور 70 جنّتی حوروں سے اُس کا نکاح کر دِیا ہے۔ (1)

[1] ... حلیۃُ الاولیاء، وهب بن منبه، ۴/۴۵، حدیث: ۴۶۹۵

**میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو!** حُصولِ ثواب کی خاطر بَیان سُننے سے پہلے اَچّھی اَچّھی نِیّتیں کر لیتے ہیں۔ فرمانِ مُصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم "نِیَّۃُ الْمُؤمِنِ خَیْرٌ مِّنْ عَمَلِہٖ" مُسلمان کی نِیَّت اُس کے عَمَل سے بہتر ہے۔[1]

**دو مَدَنی پھول:** (۱) بِغیر اَچّھی نِیَّت کے کسی بھی عملِ خَیر کا ثواب نہیں مِلتا۔

(۲) جِتنی اَچّھی نیّتیں زِیادہ، اُتنا ثواب بھی زِیادہ۔

# بَیان سُننے کی نیّتیں

نگاہیں نیچی کئے خُوب کان لگا کر بَیان سُنُوں گا۔ ❀ ٹیک لگا کر بیٹھنے کے بجائے عِلْمِ دِیْن کی تَعْظِیم کی خاطِر جہاں تک ہو سکا دو زانو بیٹھوں گا۔ ❀ ضَرورَتاً سِمَٹ سَرَک کر دوسرے کے لئے جگہ کُشادہ کروں گا۔ ❀ دھکّا وغیرہ لگا تو صبر کروں گا، گُھورنے، جِھڑکنے اور اُلجھنے سے بچوں گا۔ ❀ صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْبِ، اُذْکُرُوااللّٰہَ، تُوبُوْٓا اِلَی اللّٰہِ وغیرہ سُن کر ثواب کمانے اور صدا لگانے والوں کی دل جُوئی کے لئے بُلند آواز سے جواب دوں گا۔ ❀ بَیان کے بعد خُود آگے بڑھ کر سَلام و مُصافَحہ اور اِنْفِرادی کوشش کروں گا۔

**صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد**

# بے وضو نام محمَّد نہ لینے والے بُزُرگ

دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃُ المدینہ کی مطبوعہ 660 صفحات پر مشتمل کتاب **گلدستۂ دُرود و سلام** کے صفحہ 474 پر ہے: مشہور بادشاہ، سُلطان محمود غزنوی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ ایک زبردست عالِمِ دین اور صوم و صلوٰۃ کے پابند تھے اور باقاعدگی کے ساتھ قرآنِ پاک کی تلاوت کیا کرتے، آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے اپنی ساری زِندگی عَین دینِ اسلام کے مُطابق گزاری اور پرچمِ اسلام کی سربُلندی اور

---

[1] ۔۔۔ معجم کبیر، سھل بن سعد الساعدی۔۔۔الخ، ۱۸۵/۶، حدیث: ۵۹۴۲

www.dawateislami.net

اِعلائے کَلِمَۃُ اللہ (یعنی اللہ کا کلمہ بُلند کرنے) کیلئے بہت سی جنگیں لڑیں اور کامیاب ہوئے۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ شُجاعت و بہادری کے ساتھ ساتھ عشقِ رسول صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کے عَظِیْم مَنْصَب پر بھی فائز تھے۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے فرمانبردار غلام ایّاز کا ایک بیٹا تھا، جس کا نام محمد تھا۔ حضرت محمود غزنوی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ جب بھی اس لڑکے کو بُلاتے تو اس کے نام سے پُکارتے، ایک دن آپ نے خلافِ معمول اُسے اے ابنِ ایاز! کہہ کر مُخاطب کِیا۔ ایّاز کو گمان ہوا کہ شاید بادشاہ آج ناراض ہیں، اس لئے میرے بیٹے کو نام سے نہیں پکارا، وہ آپ کے دَربار میں حاضِر ہوا اور عرض کی: حُضُور! کیا میرے بیٹے سے آج کوئی غلطی سَرزد ہوگئی جو آپ نے اس کا نام چھوڑ کر ابنِ ایاز کہہ کر پکارا؟ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: میں اسمِ محمد کی تَعْظِیْم کی خاطِر تمہارے بیٹے کا نام بے وضو نہیں لیتا چُونکہ اس وَقت میں بے وضو تھا، اس لئے لفظِ محمد کو بِلا وضو لبوں پر لانا مُناسب نہ سمجھا۔[1]

لب پر آ جاتا ہے جب نامِ جناب، مُنھ میں گُھل جاتا ہے شہدِ نایاب
وجد میں ہو کے ہم اے جاں بیتاب، اپنے لب چُوم لیا کرتے ہیں

(حدائقِ بخشش:۱۱۴)

## شعر کی وضاحت:

اے میرے پیارے آقا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! جب بھی آپ کا اسمِ گرامی ہمارے لبوں پہ آتا ہے، تو ایسے لگتا ہے جیسے کسی نے ہمارے منہ میں خالص شہد ڈال دیا ہے۔ اسی کیفیت میں ہونٹ آپس میں مل جاتے ہیں اور ایک دوسرے کا بوسہ لے لیتے ہیں۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!        صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

## سرکار کے اَسمائے مُبارَکہ

---

1. . . . روح البیان، ۷/ ۱۸۵، مفہوماً

www.dawateislami.net

**میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو!** یُوں تو نبیِّ اکرم، نورِ مُجَسَّم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے مُتَعَدَّد اسمائے گرامی ہیں۔ چُنانچہ حضرت علّامہ محمد مہدی فاسی مالکی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں کہ **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کے ہزار (1000) نام ہیں اور نبیِ کریم، رَءُوْفٌ رَّحِیم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے بھی ہزار (1000) نام ہیں۔ ابنِ فارس سے منقول ہے کہ نبیِ کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے اَسمائے شریفہ دوہزار (2000) سے زائد ہیں۔ ان میں سے ہر نام آپ کی سیرت وکردار کے کسی نہ کسی پہلو کو اُجاگر کرتا ہے۔[1] اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں کہ حضورِ اکرم، نورِ مجسم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے ذاتی نام دو (2) ہیں، سابقہ کتابوں میں آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا نام "احمد" ہے اور قرآنِ کریم میں "محمد" ہے اور حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے صفاتی نام بے گنتی ہیں۔[2]

آنکھوں کا تارا نامِ مُحَمَّد دل کا اُجالا نامِ مُحَمَّد
ہیں یوں تو کثرت سے نام لیکن سب سے ہے پیارا نامِ مُحَمَّد
پوچھے گا مولیٰ لایا ہے کیا کیا میں یہ کہوں گا نامِ مُحَمَّد
اپنے جمیلِ رضوی کے دل میں آ جا سما جا نامِ مُحَمَّد
(قبالۂ بخشش)

**صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد**

**صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد**

**میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو!** اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ آج کے بیان میں ہم تعظیمِ مُصطفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے واقعات سُننے کی سعادت حاصل کریں گے اور یہ بھی سُنیں گے کہ قرآن وحدیث میں تعظیمِ مُصطفٰے کے بارے میں کیا کیا فرامین ہیں۔ آیئے سب سے پہلے ایک ایمان افروز واقعہ سُنتے ہیں۔

---

1 ... مطالعُ المسرات مترجم، ص ۱۹۳، ملتقطاً مفہوماً
2 ... ملفوظاتِ اعلیٰ حضرت، ص ۹۲ بتغیر قلیل

# نِرالی محبت اور مِثالی تعظیم

دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃُ المدینہ کی مطبوعہ 862 صفحات پر مشتمل بہت ہی پیاری اور عظیمُ الشّان کتاب "سیرتِ مُصطفٰی" کے صفحہ 346 پر ہے۔ ذُوالْقَعْدہ 6 ھجری میں حضورِ اکرم، نورِ مُجَسَّم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم چودہ سو (1400) صحابۂ کرام رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمْ اَجْمَعِیْن کے ساتھ عُمرے کا احرام باندھ کر مکّے کیلئے روانہ ہوئے۔ حضورِ اکرم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو اندیشہ تھا کہ شاید کُفّارِ مکّہ ہمیں عُمرہ اَدا کرنے سے روکیں گے، اِس لئے آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے پہلے ہی قبیلۂ خُزاعہ کے ایک شخص کو مکّے بھیج دِیا تھا تاکہ وہ کُفّارِ مکّہ کے اِرادوں کی خبر لائے۔ جب آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا قافلہ مقامِ عُسْفَان کے قریب پہنچا تو وہ شخص یہ خبر لے کر آیا کہ کُفّارِ مکّہ نے تمام قبائلِ عرب کو جمع کر کے یہ کہہ دِیا ہے کہ مسلمانوں کو ہرگز ہرگز مکّے میں داخل نہ ہونے دِیا جائے۔ چُنانچہ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے شاہراہ سے ہٹ کر سفر شروع کر دِیا اور عام راستے سے ہٹ کر آگے بڑھے اور مقامِ حُدَیْبِیہ پر پہنچ کر پڑاؤ ڈالا۔ مقامِ حُدَیْبِیہ پر پہنچ کر حضورِ اکرم، نورِ مُجَسَّم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے دیکھا کہ کُفّارِ قُرَیْش لڑنے کیلئے تیّار ہیں اور اِدھر مسلمانوں کا یہ حال ہے کہ سب لوگ اِحْرَام باندھے ہوئے ہیں، آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے مُناسب سمجھا کہ کُفّارِ مکّہ سے صُلح کی گفتگو کرنے کے لئے کسی کو مکّے بھیج دِیا جائے۔ چُنانچہ اِس کام کیلئے پہلے آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے حضرت عُمرِ فاروق رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کو مُنْتَخَب فرمایا لیکن پھر کسی خاص وجہ سے حضرت سَیِّدُنا عُثمانِ غنی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کو مکّے بھیجا۔ اُنہوں نے مکّے پہنچ کر کُفّارِ قُرَیْش کو حُضورِ اکرم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی طرف سے صُلح کا پیغام پہنچایا۔ حضرت سَیِّدُنا عُثمانِ غنی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ اپنی مالداری اور اپنے قبیلہ والوں کی حمایت و پاسداری کی وجہ سے کُفّارِ قُرَیْش کی نگاہوں میں بہت زیادہ معزّز تھے۔ اس لئے کُفّارِ قُرَیْش اُن کے ساتھ کوئی بدسُلوکی نہ کر سکے۔ بلکہ ان سے یہ کہا کہ ہم آپ کو اجازت دیتے ہیں کہ آپ کعبے کا

طواف اور صَفا و مَرْوَہ کی سَعِی کر کے اپنا عُمرہ اَدا کر لیں، مگر ہم محمد (صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ) کو ہر گز ہر گز کعبے کے قریب نہ آنے دیں گے۔

حضرت عُثمانِ غنی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے انکار کر دِیا اور کہا کہ میں رسولُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے بغیر ہر گز ہر گز اکیلے اپنا عُمرہ نہیں اَدا کر سکتا۔[1] جب حضرت سَیِّدُنا عُثمانِ غنی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ مکّے سے واپس تشریف لائے تو صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان نے پوچھا: اے ابُوعبدُاللّٰہ! (یہ عُثمانِ غنی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کی کُنْیَت تھی) آپ نے طوافِ کعبہ کی سعادت تو حاصل کر لی ہو گی؟ تو اُس عشق و وفا کے پیکر نے جواب دِیا: قسم ہے! اُس ذات کی جس کے قبضۂ قُدرت میں میری جان ہے، اگر میں پورا سال مکّۂ مکرّمہ میں ٹھہرا رہتا اور پیارے آقا، مکی مدنی مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ حُدَیْبِیہ میں ہوتے، تب بھی میں اُس وقت تک بیتُ اللّٰہ شریف کا طواف نہ کرتا جب تک کہ آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وسلَّم طواف نہ کر لیتے۔ ہاں قُریْش نے مجھے طواف کرنے کا کہا تو تھا مگر میں نے اِنکار کر دِیا۔[2]

اللّٰہ سے کیا پیار ہے عثمانِ غنی کا　　محبوبِ خدا یار ہے عثمانِ غنی کا
جس آئینہ میں نورِ الٰہی نظر آئے　　وہ آئینہ رُخسار ہے عثمانِ غنی کا
اللّٰہُ غنی حد نہیں اِنعام و عَطا کی　　وہ فیض پہ دَربار ہے عثمانِ غنی کا

(ذوقِ نعت: ۵۶،۵۷)

**صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب!　　صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد**

سُبْحٰنَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ! آقا ہوں تو ایسے اور غُلام ہو تو ایسا، یقیناً اِس ایمان افروز واقعے سے حضرت سَیِّدُنا عُثمانِ غنی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کے دل میں بے پناہ عشقِ رسول اور پیارے آقا، مکی مدنی مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی

---

[1] ... سیرتِ مُصطفٰی، ص۳۴۸ ملتقطا
[2] ... دلائل النبوۃ، باب ارسال النبی... الخ، ۴/۱۳۳-۱۳۴، ملخصاً

www.dawateislami.net

عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی حد درجے کی تعظیم کا پتا چلتا ہے کہ کُفّار نے آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کو تنہا طواف کرنے کی پیشکش کی، مگر آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے جذبۂ تعظیم و اَدَب نے پیارے آقا، مدینے والے مُصْطَفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وسلَّم کے بغیر طواف کرنا گوارا نہ کِیا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!            صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

## شمعِ رسالت کے پروانے

اِسی صُلْحِ حُدَیْبِیہ کے موقع پر حضرت سَیِّدُنا عُروہ بن مَسْعُود رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ (جو اُس وقت تک ایمان نہ لائے تھے) کُفّارِ مکّہ کی طرف سے شہنشاہِ دو عالم، نورِ مُجَسَّم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے پاس صُلْح کے مُعاملے میں گفتگو کرنے آئے تو اُس وقت اُنہوں نے صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کو حضورِ اکرم، نورِ مُجَسَّم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی جس والہانہ انداز میں تعظیم کرتے ہوئے دیکھا، اُس اندازِ تعظیم کو کُفّارِ مکّہ کے پاس جاکر اِن الفاظ میں بیان کِیا: قسم خُدا کی! میں بہت سے بادشاہوں کے درباروں میں وفد (یعنی نُمائندگی کرنے والی جماعت) لے کر گیا ہوں، میں قیصر (یعنی ملکِ روم کے بادشاہ) کسریٰ (یعنی سلطنتِ ایران کے بادشاہ) اور نجّاشی (یعنی حبشہ کے بادشاہ ان سب) کے درباروں میں بھی گیا ہوں، لیکن خُدا کی قسم! میں نے کوئی بادشاہ ایسا نہیں دیکھا کہ اُس کے ساتھی اِس طرح اُس کی تعظیم کرتے ہوں جیسے حضرت محمد (صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ) کے صَحابہ (عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان) اُن کی تعظیم کرتے ہیں۔ قسم خُدا کی جب وہ تُھوکتے ہیں تو اُن کا لُعاب کسی نہ کسی کی ہتھیلی پر ہی آتا ہے، جسے وہ اپنے چہرے اور بدن پر مَل لیتا ہے، جب وہ اپنے اَصحاب کو کوئی حکم دیتے ہیں تو فوراً اُن کے حکم کی تعمیل ہوتی ہے، جب وہ وضو کرتے ہیں تو ایسا معلوم ہوتا ہے کہ اُن کے اَصحاب وضو کا (اِسْتِعمال شُدہ) پانی حاصل کرنے کے لئے ایک دوسرے سے لَڑ پڑیں گے، جب وہ گُفتگو فرماتے ہیں تو وہ لوگ اُن کی بارگاہ میں اپنی آواز نیچی

رکھتے ہیں اور اَدَب و تعظیم کی وجہ سے اُن کی طرف آنکھ بھر کر نہیں دیکھتے۔[(1)]

اسی طرح کا ایک واقعہ حضرتِ سَیِّدُنا اَبُوجُحَیْفَہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے کہا: میں نے حضرت بلال رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کو دیکھا کہ اُنہوں نے رسولُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے وضو کا اِسْتِعْمال شُدَہ پانی (ایک برتن میں) لیا تو صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان اُس پانی کو حاصل کرنے کے لئے دوڑ پڑے، جسے تھوڑا سا بھی حاصل ہو گیا اُس نے (اپنے جسم پر) مَل لیا اور جسے حاصل نہ ہو سکا، اُس نے کسی دوسرے کے ہاتھ سے تَری حاصل کر لی۔[(2)]

تُو شمعِ رسالت ہے عالَم ترا پروانہ تُو ماہِ نبوت ہے اے جلوۂ جاناناں
جو ساقیِ کوثر کے چہرے سے نقاب اُٹھے ہر دل بنے میخانہ ہر آنکھ ہو پیمانہ
ہر پھول میں بُو تیری ہر شمع میں ضَو تیری بلبل ہے ترا بلبل پروانہ ہے پروانہ

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! واقعی صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان نے عشقِ رسول سے سرشار ہو کر جس شاندار انداز میں اپنے آقا و مولیٰ، مکی مدنی مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی تعظیم کی، وہ اپنی مثال آپ ہے۔ اُن مُبارک ہستیوں نے اپنے کردار سے رہتی دُنیا تک کے مسلمانوں کو یہ بتا دِیا کہ ایک اُمّتی کو اپنے پیارے نبی صَلَّی اللّٰہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّمَ کی کیسی تعظیم و توقیر کرنی چاہئے۔ یاد رہے! کہ سرکارِ مدینہ، سُرورِ قلب و سینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے ظاہری زمانۂ مُبارکہ سے لے کر آج تک تمام صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان، تابعین، تبعِ تابعین، علمائے کرام، مفتیانِ عظّام، بُزرگانِ دین رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن اور عام مسلمان ہر طرح سے پیارے آقا، مکی مدنی مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی تعظیم کرتے آئے ہیں اور اِنْ

---

[1] ... بخاری، کتاب الشروط، باب الشروط فی الجهاد... الخ، ۲/۲۲۳، حدیث: ۲۷۳۱، ملخصا
[2] ... بخاری، کتاب الصلاۃ، باب الصلاۃ فی الثوب... الخ، ۱/۱۵۰، حدیث: ۳۷۶

www.dawateislami.net

شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ تا قیامت کرتے رہیں گے اور کیوں نہ کریں کہ تعظیمِ نبی تو ایمان کے لئے انتہائی ضروری ہے۔ قرآنِ کریم میں اللہ عَزَّوَجَلَّ کا ارشادِ پاک ہے:

اِنَّاۤ اَرْسَلْنٰكَ شَاهِدًا وَّ مُبَشِّرًا وَّ نَذِیْرًا ﴿۸﴾ لِّتُؤْمِنُوْا بِاللّٰهِ وَ رَسُوْلِهٖ وَ تُعَزِّرُوْهُ وَ تُوَقِّرُوْهُؕ وَ تُسَبِّحُوْهُ بُكْرَةً وَّ اَصِیْلًا ﴿۹﴾ (پ۲۶، الفتح:۸-۹)

تَرْجَمۂ کنز الایمان: بے شک ہم نے تمہیں بھیجا حاضر و ناظر اور خوشی اور ڈر سُناتا تاکہ اے لوگو تم اللہ اور اُس کے رسول پر ایمان لاؤ اور رسول کی تعظیم و توقیر کرو اور صبح و شام اللہ کی پاکی بولو۔

حضرت علّامہ قاضی عِیاض رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: اللہ عَزَّوَجَلَّ نے اپنے محبوب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کی عزّت و توقیر کا حکم دِیا اور آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کے اَدَب و احترام کو ضروری قرار دِیا۔[1]

اِس کی مزید وضاحت کرتے ہوئے فقیہِ مِلّت حضرت مُفتی جلالُ الدِّین اَحْمد اَمجدی رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: آیتِ مُبارَکہ میں سرکارِ اَقْدس صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کی تعظیم و توقیر کا جو حکم دِیا گیا ہے وہ صرف جائز نہیں، بلکہ واجب و لازم ہے، لہٰذا مسلمانوں کے لئے ضروری ہے کہ وہ ہر طرح نبیِ اکرم، نورِ مُجَسَّم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کا اَدَب بجالائیں اور ہر جائز طریقے سے اُن کی تعظیم و توقیر کریں۔ اس لئے کہ آیتِ مُبارَکہ میں تعظیمِ نبی کا حکم مُطْلَق ہے، یعنی رسولِ اکرم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کی تعظیم کے لئے کوئی خاص طریقہ مُتَعَیَّن نہیں کِیا گیا، لہٰذا ہر طرح سے اُن کی تعظیم کرنا لازم ہے، البتہ اُنہیں خُدا یا خُدا کا بیٹا کہنا یا اللہ عَزَّوَجَلَّ کی طرح اُن کے لئے کسی صِفَت کا ثابت کرنا شرک و کُفر ہے اور اُن کو (بطورِ تعظیم) سجدہ کرنا حرام و ناجائز ہے۔ مزید فرماتے ہیں کہ اِس آیتِ مُبارَکہ میں سب سے پہلے ایمان کا ذکر ہے، پھر رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کی تعظیم و تکریم کا حکم ہے اور اِس کے بعد عبادت کے لئے فرمایا گیا، جس میں اِس بات کی طرف واضح اِشارہ ہے کہ ایمان سب سے مُقَدَّم ہے یعنی ایمان کے بغیر رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ

[1]... الشفا بتعریف حقوق المصطفی، جزء ۲، ص ۳۵

وَسَلَّمَ کی تعظیم مقبول نہیں، البتہ ایمان کے بعد تعظیمِ رسول کا درجہ دوسری عبادتوں سے بڑھ کر ہے کہ اس کے بغیر ساری عبادتیں نماز، روزے، زکوۃ و خیرات اور ہر قسم کی ساری نیکیاں نا قابلِ قبول ہیں۔[1]

اللہ کی سر تا بقدم شان ہیں یہ　　اِن سا نہیں اِنسان وہ اِنسان ہیں یہ
قرآن تو ایمان بتاتا ہے انہیں　　ایمان یہ کہتا ہے مِری جان ہیں یہ

(حدائقِ بخشش:۲۳۸)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب!　　صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

**میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو!** معلوم ہوا کہ ایمان لانے کے بعد ہر مسلمان کے لئے تعظیمِ نبی انتہائی ضروری ہے۔ یاد رہے کہ تعظیم کا مطلب یہ ہوتا ہے کہ انسان اپنے قول و فعل سے کسی کی بڑائی ظاہر کرے۔ لہٰذا ہر چھوٹا جو واقعی اپنے آپ کو چھوٹا سمجھتا ہے، وہ اپنے بڑے کے سامنے قول و فعل کے ایسے انداز اِختیار کرتا ہے جس سے اُس بڑے کی بڑائی اور عظمت کا پتا چلتا ہے، مثلاً مُرید اپنے پِیر کے سامنے، اولاد اپنے والدین کے سامنے، نوکر اپنے افسر کے سامنے، شاگرد اپنے اُستاد کے سامنے، مُقتدی اپنے اِمام کے سامنے، حتّٰی کہ بھائی اپنے بڑے بھائی کے سامنے بہت سے ایسے انداز اِختیار کرتا ہے جس سے بڑوں کا اَدَب و احترام اور اُن کی عزّت و تعظیم کا پتا چلتا ہے اور کیوں نہ ہو کہ پیارے آقا، مکی مدنی مُصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے بذاتِ خُود بڑوں کو چھوٹوں پر شفقت کرنے اور چھوٹوں کو اپنے بڑوں کی تعظیم کرنے کی تاکید کرتے ہوئے ارشاد فرمایا: لَیْسَ مِنَّا مَنْ لَّمْ یَرْحَمْ صَغِیْرَنَا وَیُوَقِّرْ کَبِیْرَنَا یعنی جو شخص چھوٹوں پر شفقت نہ کرے اور بڑوں کی تعظیم نہ کرے وہ ہم میں سے نہیں۔[2] لہٰذا ہمیں چاہیے کہ اپنے چھوٹوں پر شفقت کریں اور اپنے ماں باپ، بڑے بہن بھائیوں، بزرگوں، صحیحُ العقیدہ سُنّی عُلمائے

---

1 ... تعظیمِ نبی، ص۷ بتغیر قلیل
2 ... ترمذی، ابواب البر و الصلة، باب ماجاء فی رحمة الصبیان، ۳/۳۶۹، حدیث: ۱۹۲۶

www.dawateislami.net

کرام و مفتیانِ عظام رَحِمَهُمُ اللهُ السَّلَام کی خُوب خُوب تعظیم کریں اور تعظیمِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم کے مُعاملے میں تو ہرگز ہرگز کسی قسم کی کوتاہی نہ کریں بلکہ اگر شیطان مردُود ہمیں مختلف قسم کے حیلے بہانوں اور وَسْوَسوں کے ذریعے تعظیمِ نبی صَلَّی اللهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم سے روکنے کی کوشش کرے اور تعظیمِ نبی کو شرک و کُفر قرار دے تو ہرگز ہرگز اُس کے بہکاوے میں نہیں آنا چاہئے، یاد رکھئے! شیطانِ لعین جو کہ حضرت سَیِّدُنا آدم عَلَیْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَام کو سجدہ کرنے سے اِنکار کرکے الله عَزَّوَجَلَّ کا نافرمان اور تعظیمِ نبی کا مُنکر ہوگیا اور بارگاہِ الٰہی عَزَّوَجَلَّ سے دُھتکار دِیا گیا، وہ کبھی نہیں چاہے گا کہ ہم نبیِ اکرم، نورِ مُجَسَّم صَلَّی اللهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم کی تعظیم کرکے الله عَزَّوَجَلَّ کے فرمانبردار اور بارگاہِ الٰہی میں مُقرّب ہو جائیں۔

فقیہِ مِلّت حضرت مُفتی جلالُ الدّین احمد اَمجدی رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْه فرماتے ہیں: نبی کی تعظیم کرنا کُفر نہیں ہے بلکہ نبی کی تعظیم سے انکار کرنا کُفر ہے اور یہ ایسا کُفر ہے جو انسان کی پیدائش کے بعد سب سے پہلے ہوا جیسا کہ الله عَزَّوَجَلَّ پارہ 1، سُورۂ بقرہ کی آیت نمبر 34 میں ارشاد فرماتا ہے:

وَ اِذْ قُلْنَا لِلْمَلٰٓىٕكَةِ اسْجُدُوْا لِاٰدَمَ فَسَجَدُوْۤا اِلَّاۤ اِبْلِیْسَؕ اَبٰى وَ اسْتَكْبَرَ ﱪ وَ كَانَ مِنَ الْكٰفِرِیْنَ ﴿۳۴﴾ (پ ۱، البقرة: ۳۴)

تَرجَمۂ کنز الایمان: اور یاد کرو جب ہم نے فرشتوں کو حکم دِیا کہ آدم کو سجدہ کرو تو سب نے سجدہ کِیا سوائے اِبلیس کے مُنکر ہوا اور غُرور کیا اور کافِر ہو گیا۔

معلوم ہوا کہ تعظیمِ نبی سے انکار ہی وہ کُفر ہے جو انسان کی پیدائش کے بعد سب سے پہلے ہوا اور باقی کُفریّات کا وُجُود بعد میں ہوا۔[1]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللهُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

**میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو!** آیتِ مُبارکہ اور اُس کی تفسیر کی روشنی میں معلوم ہوا کہ نبی کی تعظیم کیلئے کروائے جانے والے سجدے سے انکار، شیطان لعین کے کُفر کا سبب بنا، لہٰذا ہمیں چاہئے کہ

---

1 ... تعظیمِ نبی، ص۶، بتغیر قلیل

نبی کی تعظیم میں ہرگز ہرگز کمی نہ آنے دیں، نیز یہ بھی معلوم ہوا کہ تعظیم کے طور پر کیا جانے والا سجدہ پچھلی شریعتوں میں تو جائز تھا مگر اب کسی صُورت جائز نہیں۔

سجدہ کرتا جو مجھے اِس کی اِجازت ہوتی
کیا کروں اِذْن مجھے اِس کا خُدا نے نہ دیا

(سامانِ بخشش:۶۰)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

ایک مرتبہ رسولُ اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم چند مہاجرین وانصار کے جُھرمٹ میں جلوہ افروز تھے کہ اس دوران ایک اُونٹ بارگاہِ رسالت میں حاضر ہوا اور اُس نے آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو سجدہ کِیا، صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان عرض کرنے لگے، یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ تَسْجُدُ لَكَ الْبَهَائِمُ وَالشَّجَرُ فَنَحْنُ اَحَقُّ اَنْ نَسْجُدَ لَكَ یعنی یا رسولَ اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم جانور اور درخت آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو سجدہ کرتے ہیں، لہٰذا ہم تو زیادہ اِس بات کے حق دار ہوئے کہ آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو سجدہ کریں، نبیِ کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: اپنے رَبّ کی عبادت کرو اور اپنے بھائی کی عزّت کرو، اگر میں کسی کو غیرِ خدا کے سامنے سجدہ کرنے کا حکم دیتا تو ضرور عورت کو حکم دیتا کہ وہ اپنے شوہر کو سجدہ کرے۔[1] یاد رہے کہ بھائی سے مراد اپنی ذات ہے یعنی میری تعظیم و توقیر کرو، حضورِ اکرم، نورِ مُجَسَّم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا اپنے کو بھائی فرمانا تواضُع واِنکساری کے لیے ہے۔

**میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو!** دیکھا آپ نے! صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان تعظیمِ مُصْطَفٰے کا کوئی موقع ہاتھ سے نہ جانے دیتے تھے اور مختلف طریقوں سے حضورِ اکرم، نورِ مُجَسَّم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا اَدب و احترام کِیا کرتے تھے، نیز پیارے آقا، مکی مدنی مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم بھی انہیں منع نہ فرمایا کرتے

[1] ... مسند امام احمد، مسند سیدہ عائشہ، ۳۵۳/۹، حدیث:۲۴۵۲۵

www.dawateislami.net

تھے، مگر جب تعظیم کے طور پر سجدہ کرنے کی بات آئی تو آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے اُنہیں منع فرما دِیا۔ آیئے مختلف پہلوؤں سے تعظیمِ مُصْطَفٰے کے جو خُوشنما انداز صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان نے اور اُن کے نقشِ قدم پر چلنے والے اَکابِر و بُزرگانِ دِین رَحِمَھُمُ اللّٰہُ الْمُبِین نے اِخْتیار فرمائے اور اپنے اَقْوال و اَفْعال کے ذریعے ہمیں سکھائے اُن کے مُتَعَلِّق کچھ مزید واقعات سُنتے اور اُن سے مدنی پھول چُنتے ہیں۔

## ایمان کے بعد تعظیمِ مُصطفٰے سب سے مُقدم ہے

**میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو!** تعظیمِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا ایک پہلو یہ ہے کہ ایمان کے بعد ہر چیز حتّٰی کہ فرض و واجب سے بھی بڑھ کر حضورِ اکرم، نورِ مُجَسَّم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی تعظیم کا لحاظ رکھا جائے، جیسا کہ صدرُ الشَّریعہ، بدرُ الطَّریقہ حضرتِ علّامہ مولانا مفتی محمد امجد علی اعظمی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ **بہارِ شریعت** میں فرماتے ہیں: حضورِ اقدس صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی تعظیم یعنی اعتقادِ عظمت جزوِ ایمان و رکنِ ایمان ہے اور فعلِ تعظیم بعدِ ایمان ہر فرض سے مُقدّم (یعنی بڑھ کر) ہے، اِس کی اہمیت کا پتا اس حدیثِ پاک سے چلتا ہے کہ غزوۂ خیبر سے واپسی میں منزلِ صَہبا پر نبیِ کریم، رؤفٌ رّحیم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے نمازِ عصر پڑھ کر حضرت سَیِّدُنا مولیٰ علی کَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم کے زانو پر سرِ مبارک رکھ کر آرام فرمایا، حضرت سَیِّدُنا مولیٰ علی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے نمازِ عصر نہ پڑھی تھی، آنکھ سے دیکھ رہے تھے کہ وقت جارہا ہے، مگر اِس خیال سے کہ زانو سرکاؤں تو شاید خوابِ مبارک (یعنی نیند) میں خَلَل آئے، زانو نہ ہٹایا، یہاں تک کہ سورج غُروب ہو گیا، جب چشمِ اَقدس (یعنی آنکھ مُبارک) کھلی تو حضرت سَیِّدُنا علی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے اپنی نماز کا حال عرض کِیا، حضورِ اکرم، نورِ مُجَسَّم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے حکم دِیا (تو) ڈوبا ہوا سورج پلٹ آیا، حضرت سَیِّدُنا علی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے نماز اَدا کی پھر ڈُوب گیا، اس سے ثابت ہوا کہ افضلُ العبادات نماز اور وہ بھی صلوٰۃِ وُسطیٰ (یعنی) نمازِ عصر حضرت مولیٰ علی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے

www.dawateislami.net

حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کی نیند پر قربان کردی۔[1]

مولیٰ علی نے واری تری نیند پر نماز
اور وہ بھی عصر سب سے جو اعلیٰ خطر کی ہے
ثابت ہوا کہ جملہ فرائض فُروع ہیں
اصلُ الاُصول بندگی اُس تاجور کی ہے

(حدائق بخشش، ۲۰۳-۲۰۵، ملتقطا)

**اشعار کا خلاصہ:** یعنی حضرت سَیِّدُنا علی المرتضی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے عصر کی نماز جو سب سے افضل و اعلیٰ نماز ہے، آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کی نیند پر قربان کردی، جس سے معلوم ہوا کہ سب سے پہلے مدینے کے تاجور، شہنشاہِ بَحر و بَر صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کی خدمت و تعظیم کا درجہ ہے، باقی تمام فرائض کا درجہ اس کے بعد ہے۔

**صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب!    صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد**

**میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو!** ابھی ہم نے بہارِ شریعت کی روشنی میں تعظیمِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم سے مُتَعَلِّق دینِ اسلام کا ایک نہایت ہی اہم عقیدہ سُنا کہ **"حضورِ اقدس صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کی تعظیم یعنی اعتقادِ عظمت جزوِ ایمان و رکنِ ایمان ہے اور فعلِ تعظیم، ایمان کے بعد ہر فرض سے مُقدّم (یعنی بڑھ کر) ہے"** لہٰذا ہمیں چاہیے کہ تعظیمِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کا چراغ اپنے دل میں ہمیشہ روشن رکھیں اور اس کے لئے صرف اور صرف خُوش عقیدہ لوگوں کی صحبت اِخْتیار کریں۔ یاد رکھئے! تعظیمِ مُصْطَفٰے کا جذبہ اور ایمان کی حفاظت کی فکر اپنے دل میں پیدا کرنے کے لئے جس طرح خُوش عقیدہ و نیک لوگوں کی صحبت اِخْتیار کرنا ضروری ہے اسی طرح علمِ دین حاصل کرنا بھی نہایت ضروری ہے۔

---

[1] ... بہارِ شریعت، حصہ اول، ۱/ ۷۴، بتغیر قلیل

www.dawateislami.net

# کتاب "بہارِ شریعت" کا تعارف

**میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو!** دِین کے صحیح اور ضروری عقائد و مسائل سیکھنے کا ایک بہترین ذریعہ دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃُ المدینہ کی مطبوعہ "**بہارِ شریعت**" کا مطالعہ بھی ہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ اس کتاب میں انسان کی پیدائش سے موت تک بلکہ موت کے بعد غسل و تجہیز و تکفین، ایصالِ ثواب اور تقسیمِ وراثت تک پیش آنے والے، طہارت، عبادت اور مُعاملات سے مُتَعَلّق ہزارہا مسائل بیان کئے گئے ہیں، علاوہ ازیں دِین کے دُرست و ضروری عقائد بھی بیان کئے گئے ہیں، لہٰذا تمام اسلامی بھائیوں سے مدنی التجاہے کہ اس کا مطالعہ کیجئے، دعوتِ اسلامی کی ویب سائٹ www.dawateislami.net سے اس کتاب کو رِیڈ (یعنی پڑھا) بھی جاسکتا ہے، ڈاؤن لوڈ (Download) اور پرنٹ آؤٹ (Print Out) بھی کیا جاسکتا ہے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

**میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو!** تعظیمِ مُصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا ایک پہلو یہ بھی ہے کہ جب بھی حضورِ اکرم، نورِ مُجَسَّم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا ذِکرِ پاک سُننے کی سعادت حاصل ہو تو انتہائی اَدَب کے ساتھ سُنا جائے، جیساکہ دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃُ المدینہ کی مطبوعہ 1250 صفحات پر مشتمل کتاب "**بہارِ شریعت**" جلد 1 کے صفحہ 75 پر ہے: جب حضور (صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ) کا ذِکر آئے تو بکمالِ خشوع و خضوع و انکسار، باادَب سُنے۔[1] لہٰذا ہمیں بھی چاہیے کہ ذِکرِ مُصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے وقت ہمیشہ تعظیم و اَدَب کا خیال رکھیں اور پیارے آقا، مکی مدنی مُصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے ذِکرِ پاک کے وقت محبت و عقیدت کے ساتھ دُرود شریف بھی پڑھیں کہ یہ برکت کا باعث اور کثیر اجر و ثواب کا ذریعہ ہے۔

---

[1] ... بہارِ شریعت، حصہ اول، ۱/۷۵

www.dawateislami.net

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

**میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو!** غور کیجئے! پیارے آقا، مکی مدنی مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے نامِ پاک کی تعظیم کرنے کی برکت سے جب بنی اسرائیل کے ایک شخص پر اللہ عَزَّوَجَلَّ کا اس قدر کرم ہوا تو جو سرکارِ مدینہ، راحتِ قلب و سینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا اُمَّتی ہو کر آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے نامِ پاک کا اَدب واِحترام کر کے اس کو چُوم کر اپنی آنکھوں سے لگا کر آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ پر دُرُود وسَلام بھیجے گا، اس پر اللہ عَزَّوَجَلَّ کا کس قدر فضل و کرم ہو گا۔ اس روایت سے یہ بھی معلوم ہوا کہ آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے نامِ مُبارَک **"محمد"** کو چُومنا جائز اور اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رِضا کا باعث ہے، اسی طرح آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا نامِ پاک سُن کر اپنے اَنگوٹھوں کو چُومنا بھی جائز اور باعثِ بَرَکت ہے۔ لہٰذا ہمیں بھی چاہئے کہ جب بھی حُضُورِ پاک صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا مُبارک نام پڑھیں یا سنیں تو تَعظِیم کی نِیَّت سے انگوٹھے چُوم کر آنکھوں سے لگائیں اور آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی ذاتِ پاک پر دُرُودِ پاک پڑھیں۔

## نامِ اقدس پر انگوٹھے چومنے کی فضیلت

فتاوٰی شامی میں ہے: جب مؤذن اَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰہِ کہے تو مستحب ہے کہ سننے والا کہے "صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْكَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ" اور جب دوسری مرتبہ یہ کلمات سنے تو یوں کہے "قُرَّتُ عَیْنِی بِكَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اَللّٰھُمَّ مَتِّعْنِی بِالسَّمْعِ وَالْبَصَرِ" اور انگوٹھے چوم کر آنکھوں پر لگائے ایسا کرنے والے کو نبی کریم، رَءُوْفٌ رَّحیم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ اپنے ساتھ جنّت میں لے جائیں گے۔ نیز علامہ شامی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ نے کتابُ الْفِردَوس کے حَوالے سے نبیِ اکرم، نورِ مُجَسَّم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا یہ فرمانِ جنّت نشان بھی نقل کیا ہے: جو شخص اَذان میں "اَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰہ" سُن کر اپنے انگوٹھوں کے ناخنوں کو چُوم لیا کرے گا، میں ایسے شخص کی قِیادت کروں گا اور اُسے جنّت کی صفوں

www.dawateislami.net

میں داخل کروں گا۔[1]

ایک مرتبہ اعلیٰ حضرت، امامِ اہلسنت رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی بارگاہ میں پیارے آقا، مکی مدنی مُصْطَفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا نامِ اقدس سُن کر انگوٹھے چومنے کے بارے میں سوال کِیا گیا تو آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے جو جواب ارشاد فرمایا، اُس کا خُلاصہ یہ ہے کہ ضرور چومنے چاہئیں بلکہ خاص اذان کے دوران تو نامِ اقدس صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سُن کر انگوٹھے چومنا علمائے کرام رَحِمَہُمُ اللہُ السَّلَام نے مُسْتَحب قرار دِیا ہے اور اس خاص موقع پر انگوٹھے چومنے کا حکم حدیثِ پاک میں بھی ہے۔ البتہ نماز میں یا خُطبہ و تلاوتِ قرآنِ کریم میں نامِ مُبارَک سُن کر انگوٹھے چومنا منع ہے۔[2]

**صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد**

صَدرُ الشَّریعہ، بَدرُ الطَّریقہ حضرتِ علّامہ مولانا مُفْتی محمد امجد علی اَعظمی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اسمِ پاک "محمد و احمد" کے بارے میں فرماتے ہیں: ظاہر یہی ہے کہ یہ دونوں نام خُود اللہ تعالیٰ نے اپنے محبوب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کیلئے مُنْتَخب فرمائے، اگر یہ دونوں نام خُدا تعالیٰ کے نزدیک بہت پیارے نہ ہوتے تو اپنے محبوب کیلئے پسند نہ فرمائے ہوتے۔[3]

## محمد نام رکھو تو اس کی تعظیم بھی کرو

**میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو!** ہمیں چاہئے کہ حضورِ اقدس صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی تعظیم کی وجہ سے آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے مُبارک نام کا بھی اَدَب و احترام کِیا کریں کہ اس کی ترغیب تو خُود حدیثِ پاک میں بیان کی گئی ہے۔ جیسا کہ نبیِ کریم رؤف و رحیم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد

---

[1] ... درمختار وردالمحتار، کتاب الصلاۃ، مطلب فی کراھۃ تکرار الجماعۃ فی المسجد، ۲ / ۸۴

[2] ... فتاویٰ رضویہ ۲۲ / ۳۱۵ ملخصاً

[3] ... بہارِ شریعت، حصّہ ۱۶، ۳ / ۶۰۱

www.dawateislami.net

فرمایا:اِذَا سَمَّیْتُمُ الْوَلَدَ مُحَمَّدًا فَاَکْرِمُوْہ یعنی جب تم کسی بچے کا نام محمد رکھو تو پھر اس کی عزّت کرو۔[1]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

## 12 مدنی کاموں میں سے ایک مدنی کام "علاقائی دَورہ برائے نیکی کی دعوت"

**میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو!** دیکھا آپ نے کہ سچے عاشقانِ رسول کے دل میں تعظیمِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا جذبہ کس قدر کُوٹ کُوٹ کر بھرا ہوتا ہے کہ وہ حضرات، تعظیمِ مُصْطَفٰے کی وجہ سے بے وضو نامِ مُصْطَفٰے لینا بھی خلافِ اَدَب تصوّر کرتے ہیں، لہٰذا اگر ہم بھی چاہتے ہیں کہ ہمیں حقیقی اَدب نصیب ہو جائے تو ہمیں چاہیے کہ اچھی صحبت اِخْتِیار کریں، اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ فی زمانہ دعوتِ اسلامی کا مدنی ماحول ہمارے لئے کسی نعمت سے کم نہیں، اس مدنی ماحول میں دِین و دُنیا کی ڈھیروں بھلائیوں کے علاوہ خوفِ خدا اور محبت و تعظیمِ مُصْطَفٰے کی دولت بھی نصیب ہوتی ہے، لہٰذا ہمیں چاہیے کہ ہمیشہ اس مدنی ماحول سے وابستہ رہیں اور ذیلی حلقے کے 12 مدنی کاموں میں بھی بڑھ چڑھ کر حِصّہ لیں۔ ذیلی حلقے کے 12 مدنی کاموں میں سے ہفتہ وار ایک مدنی کام **"علاقائی دَورہ برائے نیکی کی دعوت"** بھی ہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ نیکی کی دعوت دینا اور بُرائی سے منع کرنا نہایت ہی عظیمُ الشّان کام ہے چُنانچہ

حضرت سَیِّدُنا عَلِیُّ الْمُرتَضٰی، شیرِ خُدا کَرَّمَ اللہُ تَعَالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم سے روایت ہے کہ شاہِ آدم و بنی آدم، رسولِ مُحْتَشَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا اِرشادِ حقیقت بنیاد ہے: جِہاد کی چار قسمیں ہیں: (1) نیکی کا حکم دینا (2) بُرائی سے منع کرنا (3) صَبر کے مقام پر سچ کہنا اور (4) فاسِقوں سے بُغض رکھنا۔ (پھر ارشاد فرمایا) جس نے نیکی کا حکم دِیا، اُس نے مومنین کے ہاتھ مضبوط کئے اور جس نے بُرائی سے منع کِیا، اُس نے فاسِقوں کی ناک خاک آلود کی۔[2] نیز ایک حدیث میں ہے کہ پیارے آقا، مکی مدنی مُصْطَفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

---

[1] ... کنز العمال، کتاب النکاح، قسم الاقوال، جزء۱۶، ۸/۱۷۳، حدیث: ۴۵۱۹۰

[2] ... حِلْیَۃُ الْاولیاء، محمد بن سوقۃ، ۵/۱۱، حدیث: ۶۱۳۰

سے عرض کی گئی: لوگوں میں بہتر کون ہے؟ ارشاد فرمایا: اپنے رَبّ عَزَّوَجَلَّ سے زیادہ ڈرنے والا، رِشتے داروں سے صِلَۂ رِحمی زیادہ کرنے والا اور بہت زیادہ نیکی کا حکم دینے اور بُرائی سے منع کرنے والا۔ [1]

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ **"علاقائی دَورہ برائے نیکی کی دعوت"** کی برکت سے اب تک کئی لوگوں کی زندگیوں میں مدنی انقلاب برپا ہوچکا ہے۔ آیئے! بطورِ ترغیب ایک ایسی مَدَنی بہار سُنتے ہیں جس میں **"علاقائی دَورہ برائے نیکی کی دعوت"** کی برکت سے ایک شرابی نہ صرف شراب نوشی اور دیگر گُناہوں سے تائب ہوگیا بلکہ سُنّتوں پر عمل کرنے والا بھی بن گیا۔ چُنانچہ

## نیّت صاف منزل آسان

عاشِقانِ رسول کا ایک مَدَنی قافلہ کپڑونج (گُجرات، ھند) پہنچا، **"علاقائی دَورہ برائے نیکی کی دعوت"** کے دَوران ایک شرابی سے مُڈبھیڑ ہوگئی، عاشِقانِ رسول نے اُس پر خُوب اِنْفرادی کوشش کی، جب اُس نے سبز سبز عمامے والوں کی شَفقتیں اور پیار دیکھا تو ہاتھوں ہاتھ اُن کے ساتھ چل پڑا، عاشِقانِ رسول کی صحبت کی بَرَکت سے گناہوں سے سچی توبہ کی، داڑھی بڑھالی، سبز عمامے کا تاج بھی سر پر سج گیا، مَدَنی لباس کا بھی ذِہْن بن گیا، 6 دن تک مَدَنی قافِلے میں سفر کی سعادت حاصِل کرسکا، مزید 92 دن کے لئے مَدَنی قافلے میں سفر کی نیّت کی مگر سفر کے اَخْراجات نہ تھے۔ ایک دن ایک رشتے دار سے ملاقات ہوگئی، اُس نے جب مُعاشَرے کے بدنام اور شرابی کو داڑھی، سبز سبز عمامے اور مَدَنی لباس میں دیکھا تو دیکھتا رہ گیا، جب اُس کو بتایا گیا کہ یہ سب مَدَنی قافلے میں سفر کی بَرَکت ہے اور اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ اَسباب ہو جانے کی صُورت میں مزید 92 دن کے سفر کا پختہ ارادہ ہے۔ تو اُس رشتے دار نے کہا، پیسوں کی فِکر مَت کرو، 92 دن کے مَدَنی قافلے میں سفر کا خرچ مجھ سے قبول کرلو، یوں وہ دیوانہ 92 دن کے لئے مَدَنی قافِلے کا مُسافر بن گیا۔

---

[1] ... شعب الایمان، باب فی صلۃ الارحام، ۲۲۰/۶، حدیث: ۷۹۵۰

یا خُدا! نکلوں میں مدنی قافلوں کے ساتھ کاش! سُنّتوں کی تَربِیَت کے واسطے پھر جلد تر!
خُوب خِدمت سُنّتوں کی ہم سدا کرتے رہیں مدنی ماحول اے خُدا ہم سے نہ چھوٹے عُمر بھر

(وسائلِ بخشش، ص ۶۳۸-۶۳۷)

**صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد**

## حدیثِ پاک کی تعظیم

**میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو!** تعظیمِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کا ایک پہلو یہ بھی ہے کہ پیارے آقا، مکی مدنی مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کی احادیثِ مُبارکہ جو کہ آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کے مُبارَک قول و فعل پر مشتمل ہوتی ہیں، اس کا بھی خُوب خُوب اَدَب کیا جائے اور احادیثِ مبارکہ پڑھتے، لکھتے، سُنتے اور بیان کرتے ہوئے تعظیم کا بہت لحاظ رکھا جائے، صحابہ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان رسولِ اکرم، نورِ مُجَسَّم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کی تعظیم کی خاطر حدیثِ پاک کا بھی نہایت اَدَب واحترام کیا کرتے تھے، جیسا کہ حضرت علیُّ الْمُرتَضٰی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے مروی ہے: جس وقت آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کلام کرتے تو حاضرین اس طرح سر جھکا لیتے کہ گویا ان کے سَروں پر پرندے ہیں۔[1]

جس وقت تھے خدمت میں اُن کی بوبکر و عثمان و علی
اُس وقت رسولِ اکرم کے دربار کا عالَم کیا ہوگا
اِک سمت علی اِک سمت عُمر صِدّیق اِدھر عثمان اُدھر
ان جگمگ جگمگ تاروں میں مہتاب کا عالَم کیا ہوگا

**صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد**

**میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو!** صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کے علاوہ دیگر اکابر و بزرگانِ دِین رَحِمَہُمُ اللّٰہُ

---

1 ... الشمائل المحمدیہ للترمذی، باب ماجاء فی خلق رسول اللہ، ص ۱۹۸ حدیث ۳۳۴

www.dawateislami.net

النَّبِیِّین بھی حدیثِ پاک کی انتہائی تعظیم کیا کرتے تھے۔ جیسا کہ ایک مرتبہ حضرت سعید بن مُسَیَّب رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے پاس ایک شخص حاضر ہوا اور ایک حدیثِ پاک کے بارے میں پوچھنے لگا، حضرت سعید بن مُسَیَّب رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ جو کہ لیٹے ہوئے تھے فوراً اُٹھ کر بیٹھ گئے اور حدیثِ پاک بیان کر دی، اُس شخص نے عرض کی: میں چاہتا تھا کہ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کو اُٹھنے کی تکلیف نہ کرنی پڑے، آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے ارشاد فرمایا: اِنِّیْ کَرِھْتُ اَنْ اُحَدِّثَكَ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَاَنَا مُضْطَجِعٌ یعنی مجھے (بطورِ اَدَب) یہ گوارا نہ ہوا کہ لیٹے لیٹے ہی حدیثِ رسول بیان کر دوں۔[1] حضورِ اکرم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی تعظیم کی خاطر حدیثِ رسول کی انتہائی تعظیم کرنے کے مُعاملے میں امام مالک اور امام بخاری رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمَا کا نام سرِ فہرست ہے، چُنانچہ حضرت ابُو مُصْعَب رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: حضرت مالک بن انس رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ رسولُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی احادیثِ مُبارکہ کو اَدَب و تعظیم کی وجہ سے بغیر وضو کے بیان نہ فرمایا کرتے تھے۔ بلکہ حضرت مُطَرِّف بن عبدُ اللّٰہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں کہ حضرت امام مالک رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے پاس جب لوگ کچھ پوچھنے کیلئے آتے تو خادمہ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے دولت خانے سے نکل کر دریافت کیا کرتی کہ آپ حدیثِ پاک پوچھنے آئے ہیں یا کوئی شرعی مسئلہ؟ اگر کہا جاتا کہ مسئلہ دریافت کرنے کیلئے آیا ہوں تو امام مالک رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فوراً ہی باہر تشریف لے آتے، اور اگر کہا جاتا کہ حدیثِ پاک کیلئے آیا ہوں تو امام مالک رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ غسل فرما کر خوشبو لگاتے، پھر لباس بدل کر نکلتے، آپ کے لئے تخت بچھایا جاتا، جس پر آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ وقار کے ساتھ بیٹھ کر حدیثِ پاک بیان کیا کرتے اور شروع سے آخر تک خوشبو سلگائی جاتی اور وہ تخت صرف حدیثِ پاک روایت کرنے کے لئے ہی مخصوص تھا، جب امام مالک رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے اس کی وجہ پوچھی گئی تو آپ نے فرمایا: اُحِبُّ اَنْ اُعَظِّمَ حَدِیْثَہٗ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یعنی

---

[1] ... سبل الھدی والرشاد، الباب التاسع فی سیرۃ السلف... الخ، ۴۴۱/۱۱

مجھے اس طرح رسولُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی حدیثِ پاک کی تعظیم کرنا پسند ہے۔ [1]

اسی طرح امام بخاری رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ حدیثِ پاک کے ادب و احترام کا خاص خیال رکھتے، احادیثِ مبارکہ کے دلکش و دلربا موتیوں کو بخاری شریف کی حسین لڑی میں پرونے کے طریقہ کار کے متعلق تو امام بخاری رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بذاتِ خُود ارشاد فرماتے ہیں: مَاكَتَبْتُ فِيْ كِتَابِ الصَّحِيْحِ حَدِيْثًا اِلَّا اِغْتَسَلْتُ قَبْلَ ذٰلِكَ وَ صَلَّيْتُ رَكْعَتَيْنِ یعنی میں نے بخاری شریف کی ہر حدیث کو لکھنے سے پہلے وضو کرکے دو(2) رکعت نماز ضرور پڑھی۔ [2]

**میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو!** دیکھا آپ نے ہمارے بُزرگانِ دِین رَحِمَہُمُ اللّٰہُ الْمُبِیْن رسولِ اکرم، نورِ مُجَسَّم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی کس قدر تعظیم کیا کرتے تھے کہ حضرت سعید بن مُسَیَّب رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ لیٹے لیٹے حدیثِ پاک بیان نہ کرتے، یونہی امام مالک اور امام بخاری رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمَا جیسے عظیم بُزرگانِ دِین کا جذبۂ ادب بھی خُوب تھا کہ حدیثِ پاک لکھنے سے پہلے غسل کرکے نوافل پڑھا کرتے، حدیثِ پاک بیان کرنے کے لئے غسل کرتے، اچھا لباس زیبِ تن کرتے، خوشبو لگاتے اور بیانِ حدیث کے لئے باقاعدہ ایک تخت خاص فرماتے اور یوں حدیثِ پاک کی تعظیم کا خُوب اہتمام فرمایا کرتے تھے، اگرچہ قرآن و حدیث میں کہیں نہیں فرمایا گیا کہ حدیثِ پاک لیٹے لیٹے بیان نہ کرو، اور نہ ہی یہ فرمایا گیا ہے کہ حدیثِ پاک لکھنے اور بیان کرنے سے پہلے وضو یا غسل کرکے نوافل اَدا کرو، خوشبو لگاؤ، نئے کپڑے پہنو اور مخصوص تخت پر بیٹھ کر ہی حدیثِ پاک بیان کرو وغیرہ وغیرہ، مگر اس کے باوجود حضرت سَیِّدُنا سعید بن مُسیّب، حضرت امام مالک اور حضرت امام بخاری رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن جیسی جلیلُ القدر ہستیوں نے جو کہ شریعت کے مسائل و عقائد اور مزاج سے خُوب واقف تھے، جنہیں آج

---

[1] ... سبل الھدی و الرشاد، الباب التاسع فی سیرۃ السلف... الخ، ۱۱/ ۴۴۲ مفھوماو ملخصا

[2] ... مقدمہ فتح الباری، الفصل الاول فی بیان السبب... الخ، ۱/ ۱۰

www.dawateislami.net

بھی دُنیا جانتی پہچانتی ہے اور اُن کی عظمت کی قائل ہے، ان مُبارَک اور عظیم ہستیوں نے صرف تعظیمِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی خاطر احترامِ حدیثِ پاک کے یہ تمام انداز اِخْتیار فرمائے اور اپنے طرزِ عمل سے یہ بات اچھی طرح واضح کردی کہ تعظیمِ مُصْطَفٰے کے ہر ہر انداز کیلئے اللہ عَزَّوَجَلَّ اور رسولِ اکرم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا علیحدہ حکم ضروری نہیں بلکہ ہر وہ طریقہ جائز و مُسْتَحْسَن (یعنی اچھا) ہے، جس سے پیارے آقا، مکی مدنی مُصْطَفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی عظمت و تعظیم ظاہر ہو۔

محفوظ سَدا رکھنا شَہا بے اَدبوں سے ۔۔۔ اور مجھ سے بھی سَرزَد نہ کبھی بے اَدَبی ہو

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

**میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو!** تعظیمِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا ایک پہلو یہ بھی ہے کہ جن چیزوں کو پیارے آقا، مکی مدنی مُصْطَفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ سے نسبت و تعلق ہے، اُن کی بھی تعظیم کی جائے۔ جیسا کہ حضرت علامہ قاضی عیاض مالکی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اس بارے میں ایک مستقل باب قائم کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ یہ بھی حضورِ اکرم، نورِ مُجَسَّم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ ہی کی تعظیم ہے کہ وہ تمام چیزیں جو آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ سے نسبت رکھتی ہیں اُن کی تعظیم کی جائے، مکہ مکرمہ اور مدینہ طیّبہ کے جن مقامات کو آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے مشرف فرمایا، اُن کا بھی اَدَب و احترام کیا جائے نیز جن مقاماتِ شریفہ پر آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے قیام فرمایا اور وہ تمام چیزیں جن کو آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے دَستِ مُبارک سے چُھوا ہو یا وہ جسمِ مُبارک کے کسی عضو سے مَس (یعنی Touch) ہوئی ہوں، اُن سب کی تعظیم کی جائے۔ تعظیمِ مُصْطَفٰے کے اس پہلو کے تحت علامہ قاضی عیاض رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ چند روایات نقل کرتے ہوئے فرماتے ہیں: حضرت سَیِّدُنا عبدُ اللہ بن عُمَر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کو دیکھا گیا کہ منبر شریف میں جو جگہ رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے بیٹھنے کی تھی، وہاں اپنا ہاتھ رکھا اور اسے اپنے مُنہ پر پھیر لیا۔ اسی طرح امام مالک رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے بارے میں لکھتے

ہیں کہ حضرت امام مالک رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ مدینہ طیبہ میں کسی جانور پر سوار نہ ہوا کرتے تھے اور فرماتے تھے کہ مجھے اللہ عَزَّوَجَلَّ سے حیا آتی ہے کہ جس مقدّس زمین میں رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم آرام فرما ہیں میں اس کو اپنے جانور کے کُھروں سے روندوں۔ (1)

## مجلسِ نشرو اِشاعت کا تعارف

**میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو!** آپ بھی تعظیمِ مُصطفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کو اپنے دل میں مزید اُجاگر کرنے کے لئے دعوتِ اِسْلامی کے مدنی ماحول سے وابستہ ہو جائیے، اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ دعوتِ اِسلامی مُختلف شُعبہ جات میں خدمتِ دِین کے مُقدّس فَرِیضے کو سَر اَنجام دے رہی ہے، اِنہی میں سے ایک شعبہ **"مجلسِ نشرو اِشاعت"** بھی ہے ۔اس مجلس کے تحت ذرائعِ اِبلاغِ عامّہ (Media) یعنی پرنٹ مِیڈِیا (اخبار و جَرائد و رَسائل) اور الیکٹرانک میڈیا (ٹی وی، ریڈیو، انٹرنیٹ) سے وابَستہ مَدنی ماحول سے منسلک اسلامی بھائیوں اور پھر اُن کی مُعاوَنت سے مُتَعلّقِہ شعبے کے نئے نئے اَفراد سے رابِطہ کِیا جاتا ہے، کوشش کی جاتی ہے کہ اپنے نگران کی مُشاوَرت سے دَعوتِ اِسْلَامی کی مدنی خبریں سارا سال ہی آتی رہیں مثلاً مکتبۃُ المدینہ بالخصوص شیخِ طریقت، امیرِ اَہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کی جاری کردہ کتب و رسائل کے مَضامین و مدنی پھول، مبارک دنوں اور مہینوں کی نسبت سے رسائل وغیرہ مختلف اخبارات، جرائد و رسائل تک پہنچائے جاتے ہیں، دَعوتِ اسلامی کے تنظیمی اور تعارُفی مَقالات (Articles)، دعوتِ اسلامی کی مجلسِ نَشْر و اِشاعَت کے نام سے شَائِع کروانے کی بھی ترکیب بنائی جاتی ہے۔

## بَیان کا خُلاصہ

**میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو!** اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ آج کے بَیان میں ہم نے تعظیمِ مُصطفٰے صَلَّی اللہُ

---

[1] ...الشفابتعریف...الخ،الجزء الثانی،ص ۵۶ ملتقطاً

www.dawateislami.net

تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے حوالے سے سُنا کہ

❀ تعظیمِ مُصْطَفٰے، ایمان کا حِصہ ہے۔

❀ تعظیمِ مُصْطَفٰے کا حکم، خود اللہ عَزَّوَجَلَّ نے قرآنِ کریم میں ارشاد فرمایا ہے۔

❀ تعظیمِ مُصْطَفٰے، ایمان کے بعد ہر فرض سے مقدم ہے۔

❀ تعظیمِ مُصْطَفٰے برکت کا باعث اور کثیر اجر و ثواب حاصل کرنے کا ذریعہ ہے۔

❀ تعظیمِ مُصْطَفٰے کی برکت سے ہی بنی اسرائیل کا 200 سال گناہوں میں مبتلا رہنے والا شخص نہ صرف بخشا گیا بلکہ **70 جنّتی حُوروں سے اُس کا نکاح** کر دیا گیا۔

❀ تعظیمِ مُصْطَفٰے کو مدِّنظر رکھتے ہوئے صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان **حضورِ اقدس** صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا نہایت اَدَب و احترام کِیا کرتے تھے۔

❀ تعظیمِ مُصْطَفٰے کا عملی مظاہرہ کرتے ہوئے، صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان، **آپ** صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے سامنے نہایت اَدَب سے بیٹھتے۔

❀ تعظیمِ مُصْطَفٰے کی برکتیں لینے کے لیے، صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان **آپ** صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی مبارک گفتگو اَدَب سے سُنتے۔

❀ تعظیمِ مُصْطَفٰے کی خاطر، صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان **آپ** صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے وضو کا استعمال شُدہ پانی حتّٰی کہ لُعابِ دَہن تک بھی زمین تک نہ جانے دیتے، اُسے اپنے ہاتھوں میں تھام کر برکت کے لئے اپنے جسم پر مَل لیتے۔

❀ تَعظِیم مُصطفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے پیشِ نظر، صحابہ و بزرگانِ دِین رَحِمَہُمُ اللہُ الْمُبِین **آپ**

www.dawateislami.net

صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ سے نسبت رکھنے والی چیزوں کی بھی تعظیم کرتے۔

❀ تعظیمِ مُصطفٰے کرتے ہوئے، صحابہ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے نامِ پاک اور حدیثِ پاک کا بھی احترام کرتے۔

اللہ عَزَّوَجَلَّ ہمیں حُضُور نبیِ کَرِیم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کی اور آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ سے مَنسُوب ہر ہر چیز کی تعظیم وتوقیر کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ اٰمین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم۔

**میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو!** بیان کو اِختِتام کی طرف لاتے ہوئے سُنَّت کی فَضیلت اور چند سُنَّتیں اور آداب بیان کرنے کی سعادت حاصِل کرتا ہوں۔ تاجدارِ رِسالت، شَہَنشاہِ نُبُوَّت، مُصطفٰے جانِ رَحمت، شَمعِ بزمِ ہدایت، نَوشَۂ بزمِ جنّت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا فرمانِ جنّت نشان ہے: جس نے میری سُنَّت سے مَحَبَّت کی اُس نے مجھ سے مَحَبَّت کی اور جس نے مجھ سے مَحَبَّت کی وہ جنّت میں میرے ساتھ ہو گا۔ (اِبنِ عَساکِر ج۹ص۳۴۳)

سینہ تری سُنَّت کا مدینہ بنے آقا
جنّت میں پڑوسی مجھے تم اپنا بنانا

## میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آیئے! شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے رِسالے "163 مَدَنی پُھول" سے مِسْواک کے مَدَنی پُھول سُنتے ہیں۔

❀ دعوتِ اسلامی کے اِشاعتی اِدارے مکتبۃُ المدینہ کی مَطبُوعہ بہارِ شریعت جلد اوّل صَفْحَہ 288 پر صدرُ الشَّریعہ، بدرُ الطَّریقہ حضرتِ علّامہ مولانا مُفْتی محمد امجد علی اَعْظَمی عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللہِ الْقَوِی لکھتے ہیں، مَشائخِ کِرام فرماتے ہیں: جو شخص مِسْواک کا عادی ہو مرتے وَقت اُسے کلمہ پڑھنا نصیب ہو گا اور جو اَفیون کھاتا ہو مرتے وَقت اسے کلمہ نصیب نہ ہو گا ❀ حضرتِ سیِّدُنا ابنِ عبّاس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا سے روایت ہے کہ

www.dawateislami.net

مِسواک میں دس خُوبیاں ہیں: مُنہ صاف کرتی، مَسُوڑھے کو مَضبُوط بناتی ہے، بینائی بڑھاتی، بلغم دُور کرتی ہے، مُنہ کی بدبو ختم کرتی، سُنَّت کے مُوافِق ہے، فرشتے خُوش ہوتے ہیں، رَبّ راضی ہوتا ہے، نیکی بڑھاتی اور معدہ دُرُست کرتی ہے (جَمْعُ الْجَوامِع لِلسُّیُوطی ج۵ص۲۴۹حدیث ۱۴۸۶۷) ❀ مِسواک پیلو یا زیتون یا نیم وغیرہ کڑوی لکڑی کی ہو ❀ مِسواک کی موٹائی چھنگلیا یعنی چھوٹی اُنگلی کے برابر ہو ❀ مِسواک ایک بالِشت سے زِیادہ لمبی نہ ہو ورنہ اُس پر شیطان بیٹھتا ہے ❀ اِس کے رَیشے نرم ہوں کہ سَخْت رَیشے دانتوں اور مَسُوڑھوں کے دَرمیان خلا (GAP) کا باعِث بنتے ہیں ❀ مِسواک تازہ ہو تو خُوب (یعنی بہتر) ورنہ کچھ دیر پانی کے گلاس میں بِھگو کر نرم کرلیجئے ❀ مُناسِب ہے کہ اِس کے رَیشے روزانہ کاٹتے رہیئے کہ رَیشے اُس وَقْت تک کارآمد رہتے ہیں جب تک ان میں تلخی باقی رہے ❀ دانتوں کی چَوڑائی میں مِسواک کیجئے ❀ جب بھی مِسواک کرنی ہو کم اَزْکم تین بار کیجئے ❀ ہر بار دھولیجئے ❀ مِسواک سیدھے ہاتھ میں اِس طرح لیجئے کہ چھنگلیا یعنی چھوٹی اُنگلی اس کے نیچے اور بیچ کی تین اُنگلیاں اُوپر اور انگوٹھا سرے پر ہو ❀ پہلے سیدھی طرف کے اُوپر کے دانتوں پر پھر اُلٹی طرف کے اُوپر کے دانتوں پر پھر سیدھی طرف نیچے پھر اُلٹی طرف نیچے مِسواک کیجئے ❀ مُٹھی باندھ کر مِسواک کرنے سے بواسیر ہو جانے کا اندیشہ ہے ❀ مِسواک وضو کی سُنَّتِ قَبلیہ ہے البتّہ سُنَّتِ مُؤَکَّدَہ اُسی وَقْت ہے جبکہ مُنہ میں بدبو ہو (ماخوذ از فتاویٰ رضویہ ج ۱ ص ۶۲۳) ❀ مِسواک جب ناقابلِ اِستعمال ہو جائے تو پھینک مت دیجئے کہ یہ آلۂ ادائے سُنَّت ہے، کسی جگہ اِحتیاط سے رکھ دیجئے یا دَفن کر دیجئے یا پتھر وغیرہ وزن باندھ کر سمندر میں ڈبو دیجئے۔

(تفصیلی معلومات کیلئے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ بہارِ شریعت جلد اوّل صفحہ 294 تا 295 کا مُطالَعہ فرمائیے۔)

ہزاروں سُنَّتیں سیکھنے کے لئے مکتبۃُ المدینہ کی مطبوعہ دو کتب (۱) 312 صفحات پر مُشْتَمِل کتاب "بہارِ شریعت" حصّہ 16 اور (۲) 120 صفحات کی کتاب "سنّتیں اور آداب" ہدیّۃً حاصل کیجئے اور پڑھیئے۔ سنتوں کی تربیّت کا ایک بہترین ذَرِیعہ دعوت اسلامی کے مَدَنی قافلوں میں عاشِقانِ رسول کے

www.dawateislami.net

ساتھ سُنّتوں بھرا سفر بھی ہے۔

یا خدا! نکلوں میں مَدَنی قافلوں کیساتھ کاش! سُنَّتوں کی تربیَّت کے واسِطے پھر جلد تر!!

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

# دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار اجتماع میں پڑھے جانے والے 6 دُرودِ پاک اور 2 دُعائیں

## (1) شبِ جُمعہ کا دُرُود

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِ نِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ

الْحَبِیْبِ الْعَالِی الْقَدْرِ الْعَظِیْمِ الْجَاہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلِّمْ

بُزرگوں نے فرمایا کہ جو شَخْص ہر شبِ جُمعہ (جُمعہ اور جُمعرات کی دَرمِیانی رات) اِس دُرُود شریف کو پابندی سے کم از کم ایک مرتبہ پڑھے گا مَوت کے وَقْت سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی زِیارت کرے گا اور قَبْر میں داخل ہوتے وَقْت بھی، یہاں تک کہ وہ دیکھے گا کہ سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اُسے قَبْر میں اپنے رَحْمت بھرے ہاتھوں سے اُتار رہے ہیں۔[1]

## (2) تمام گُناہ مُعاف

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِہٖ وَسَلِّمْ

حضرتِ سیِّدُنا اَنَس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے کہ تاجدارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: جو شَخْص یہ دُرُودِ پاک پڑھے اگر کھڑا تھا تو بیٹھنے سے پہلے اور بیٹھا تھا تو کھڑے ہونے سے پہلے اُس کے گُناہ مُعاف کر دیئے جائیں گے۔[2]

---

[1] ... افضل الصلوات علی سید السادات، الصلاۃ السادسۃ والخمسون، ص ۱۵۱ ملخصًا

[2] ... افضل الصلوات علی سید السادات، الصلاۃ الحادیۃ عشرۃ، ص ۶۵

www.dawateislami.net

## ﴾3﴿ رَحمت کے ستّر دروازے

**صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد**

جو یہ دُرُودِ پاک پڑھتا ہے اُس پر رَحمت کے 70 دروازے کھول دیئے جاتے ہیں۔[1]

## ﴾4﴿ چھ لاکھ دُرُود شریف کا ثواب

**اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَدَدَ مَا فِیْ عِلْمِ اللّٰہِ صَلَاۃً دَآئِمَۃً بِدَوَامِ مُلْکِ اللّٰہ**

حضرت اَحْمد صاوِی عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللّٰہِ الْہَادِی بَعْض بُزرگوں سے نَقْل کرتے ہیں: اِس دُرُود شریف کو ایک بار پڑھنے سے چھ لاکھ دُرُود شریف پڑھنے کا ثواب حاصِل ہوتا ہے۔[2]

## ﴾5﴿ قُربِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

**اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ کَمَا تُحِبُّ وَتَرْضٰی لَہٗ**

ایک دن ایک شَخْص آیا تو حُضُورِ اَنْور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اُسے اپنے اور صِدِّیْقِ اکبر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے درمِیان بِٹھالیا۔ اِس سے صَحابۂ کِرام رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُم کو تَعَجُّب ہوا کہ یہ کون ذِی مَرتبہ ہے! جب وہ چلا گیا تو سرکار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: یہ جب مُجھ پر دُرُودِ پاک پڑھتا ہے تو یوں پڑھتا ہے۔[3]

## ﴾6﴿ دُرُودِ شَفاعت

**اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاَنْزِلْہُ الْمَقْعَدَ الْمُقَرَّبَ عِنْدَکَ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ**

شافِعِ اُمَم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ مُعَظَّم ہے: جو شَخْص یوں دُرُودِ پاک پڑھے، اُس کے لئے

---

1 ...القول البدیع، الباب الثانی، ص ٢٧٧

2 ...افضل الصلوات علی سید السادات، الصلاۃ الثانیۃ والخمسون، ص ١٤٩

3 ...القول البدیع، الباب الاول، ص ١٢٥

www.dawateislami.net

میری شفاعت واجب ہو جاتی ہے۔ [1]

## ﴿1﴾ ایک ہزار دن کی نیکیاں

**جَزَی اللہُ عَنَّا مُحَمَّدًا مَّا ھُوَ اَھْلُہٗ**

حضرتِ سیِّدُنا ابنِ عباس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا سے رِوایت ہے کہ سرکارِ مدینہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: اس کو پڑھنے والے کے لئے ستّر فِرِشتے ایک ہزار دن تک نیکیاں لکھتے ہیں۔ [2]

## ﴿2﴾ گویا شبِ قدر حاصل کرلی

**فرمانِ مُصْطَفٰے** صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ: جس نے اس دُعا کو 3 مرتبہ پڑھا تو گویا اُس نے شَبِ قَدْر حاصل کرلی۔ [3]

**لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللہُ الْحَلِیْمُ الْکَرِیْمُ ، سُبْحٰنَ اللہِ رَبِّ السَّمٰوٰتِ السَّبْعِ وَرَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِیْمِ**

(خُدائے حلیم و کریم کے سِوا کوئی عِبادت کے لائِق نہیں، اللہ عَزَّ وَجَلَّ پاک ہے جو ساتوں آسمانوں اور عرشِ عظیم کا پروردگار ہے۔)

**صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد**

---

[1] ...الترغیب والترهیب، کتاب الذکر والدعاء، ۲/۳۲۹، حدیث: ۳۰

[2] ...مجمع الزوائد، کتاب الادعیة، باب فی کیفیة الصلاة...الخ، ۱۰/۲۵۴، حدیث: ۱۷۳۰۵

[3] ...تاریخ ابنِ عساکر، ۱۹/۱۵۵، حدیث: ۴۴۱۵

www.dawateislami.net